© rasailojaraid.com

رسول مہر کی کاوشیں اور نگارشات خاص طور پر جاذب توجہ ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں آزاد کے ایک مداح محمد عالم مختار حق نے ان کے مضامین کو یکجا کر دیا ہے۔

مہر صاحب ، مولانا آزاد سے ۱۹۱۲ میں متعارف ہوئے اور پھر ان کی تحریکوں "حزب اللہ" اور "دولظم جماعت" کے رکن بنے۔ آزاد سے ان کی عقیدت و محبت کا رشتہ تقریباً نصف صدی کی مدت پر محیط ہے۔ اگرچہ ملکی و سیاسی معاملات میں انھوں نے آزاد کی رائے سے شدید اختلاف بھی کیا لیکن وہ ان کی دینی عظمت ، شخصی فضائل اور قومی خدمات کے ہمیشہ معترف رہے۔ انھوں نے مولانا آزاد سے دلی وابستگی کا بے مثال ثبوت دیا اور ان کی تصانیف کی ترتیب و تدوین ، سیرت و سوانح کی تالیف اور افکار کی تشریح و ترجمانی کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان میں "نقش آزاد" "تبرکات آزاد" "باقیات ترجمان القرآن" "رسول رحمت" اور "انبیائے کرام" نسبتاً اہم ہیں۔ انھوں نے India Wins Freedom کا اردو ترجمہ بھی کیا جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ وہ مولانا آزاد کی سوانح عمری بھی لکھنا چاہتے تھے مگر یہ مکمل نہ ہو سکی۔ انھوں نے مولانا آزاد پر اپنے مضامین کا انتخاب کر لیا تھا لیکن موت نے ترتیب و تدوین کی مہلت نہ دی۔ محمد عالم مختار حق نے ان کی سولہ نگارشات کو نہایت خوبی اور عمدہ طریقے سے مرتب کر کے آزاد صدی کی مطبوعات میں مفید اضافہ کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ انھوں نے تمام مضامین کے مآخذ کی نشان دہی کر دی ہے اور حسب موقع حواشی و تعلیقات بھی دے دیے ہیں۔

آغاز میں تقریباً پچاس صفحے پر مشتمل مبسوط مقدمے میں ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری نے مولانا مہر کی آزاد شناسی کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ اس کتاب میں شامل جملہ مضامین زور استدلال کے ساتھ ساتھ مولانا مہر کے مخصوص طرز نگارش کے حامل ہیں اور اس بنا پر جاذب توجہ ہیں۔ اس سے پیشتر علامہ اقبال پر مولانا مہر کے مضامین "اقبالیات" کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔ امید ہے کہ زیر نظر مجموعہ بھی علمی حلقوں میں قبول عام حاصل کرے گا۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

اس گھر کو آگ لگ گئی : سلیم قریشی ، عاشور کاظمی۔ ناشر : انجمن ترقی اردو ہند نئی دہلی۔ صفحات : ۲۴۲۔ قیمت : ۱۲۰ روپے۔

۱۳۸ سال پہلے ، اسی ماہ مئی میں ہندستان پر قابض انگریز حکمرانوں کی تیار کردہ فوج کی بعض مقامی رجمنٹوں نے میرٹھ ، بریلی اور لکھنؤ وغیرہ میں "بغاوت" کرتے ہوئے ، انگریزی عمل داری کے خلاف مزاحمت کا آغاز کیا۔ "غدر" کا یہ سلسلہ پورے ملک میں پھیل گیا اور کئی ماہ تک جاری رہا ، مگر

© rasailojaraid.com